عرب جمہوریہ مصر ۲۷ جمادی الاول ۱۴۴۳ھ

وزارت اوقاف ۳۱ دسمبر ۲۰۲۱ء

وقت کی عظمت واہمیت

اس دنیا میں ایک چیز ایسی ہے جس سے کسی کو بھی اختلاف نہیں ہوسکتا کہ انسانی زندگی میں وقت کی بہت زیادہ قدر ومنزلت ہے۔ جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالی نے اس نعمت پر احسان جتایا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے:"وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ * وَ آتٰكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللهِ لَا تُحْصُوْهَا""اسی نے تمہارے لیے سورج چاند کو مسخر کر دیا ہے کہ برابر ہی چل رہے ہیں اور رات دن کو بھی تمہارے کام میں لگا رکھا ہے * اسی نے تمہیں تمہاری منھ مانگی کل چیزوں میں سے دے رکھا ہے۔ اگر تم اللہ کے احسان گننا چاہو تو انہیں پورے گن بھی نہیں سکتے۔"(ابراھیم:۳۳،۳۴)

جو بھی قرانِ کریم میں غور کرے گا تو اسے یہ اندازہ ہو جائے گا کہ قرآن کریم نے وقت کو کس قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے!؟ حتی کہ قرآن میں چار سورتوں کا نام ہی مختلف اوقات پر رکھا گیا ہے: سورۃ الفجر، سورۃ اللیل، سورۃ الضحی اور سورۃ العصر۔ اور اس کے علاوہ اللہ تعالی نے کئی جگہوں پر مختلف وقتوں کی قسم کھائی ہے، جیسا کہ ارشاد باری ہے:"وَالْفَجْرِ * وَلَيَالٍ عَشْرٍ * وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ""قسم ہے فجر کی * اور دس راتوں کی * اور جُفت اور طاق کی!"(الفجر:۱،۲،۳)، ارشاد باری ہے:"وَالضُّحٰى * وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى""قسم ہے چاشت کے وقت کی * اور قسم ہے رات کی جب چھا جائے!"(الضحی:۱،۲)، ارشاد باری ہے:"وَالصُّبْحِ اِذَا اَسْفَرَ""اور قسم ہے صبح کی جب کہ روشن ہو جائے!"(المدثر:۳۴)، اور ارشاد باری ہے:"وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى * وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى""قسم ہے رات کی جب چھا جائے * اور قسم ہے دن کی جب روشن ہو جائے!"(اللیل:۱،۲).

قرآن کا اس طرح سے پرزور انداز میں وقت کا لحاظ کرنا جہاں ایک طرف اس کی اہمیت کو اجاگر کر رہا ہے، وہیں دوسری طرف ہم سے اس بات کا تقاضہ بھی کر رہا ہے کہ ہم ایسے اعمالِ خیر میں اپنا وقت صرف کریں

جو ہمارے لیے بھی نفع بخش ہوں، ہمارے معاشرے کے لیے بھی ہوں اور ہمارے ملک کے لیے بھی ہوں۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے: "فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ" "تو تم نیکیوں کی طرف دوڑو!" (البقرۃ:۱۴۸) اسی سلسلہ میں نبی ﷺ کا ارشاد مبارک بھی ملاحظہ کیجیے: "پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو: جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، صحت کو بیماری سے پہلے، مالداری کو فقیری سے پہلے، فرصت کو مصروفیت سے پہلے، اور زندگی کو موت سے پہلے"۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! تو دنوں کا مجموعہ ہے۔ جب بھی تیری زندگی سے ایک دن ختم ہوتا ہے تو اس کا مطلب ہے تیرے وجود کا کچھ حصہ ختم ہو گیا۔

اسی لیے ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ اپنے وقت کو منظم کریں، اس کے ہر ایک حصہ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور اپنی زندگی کا ایک ایک پَل کام میں لگا دیں، کیوں کہ چستی چستی کو جنم دیتی ہے، اور سستی سستی کو پیدا کرتی ہے۔ قطرہ قطرہ جوڑ کر دریا بنتا ہے۔ اور انسانی زندگی منٹوں کے مجموعہ کا نام ہے، جس سے اجمالی طور پر اس کی حیات تشکیل پاتی ہے۔

اور اس بات کو بھی آپ ذہن نشین کر لیجیے کہ انسان کی حقیقی عمر یا پھر اس کی حقیقی زندگی کا فیصلہ اس بات سے ہوتا ہے کہ اس نے اپنے پیچھے کتنا بڑا معرفتی یا پھر فکری کارنامہ چھوڑا ہے، وہ اپنے بعد کتنا بڑا نظریاتی یا پھر تطبیقی شکل میں علمی سرمایہ لوگوں کو دیکر گیا ہے، اس نے انسانیت کی خدمت کے لیے کیا کیا ہے؛ نہ کہ اس کا فیصلہ اس کی مدتِ عمر سے ہوتا ہے۔

عمر میں برکت صرف طولِ عمر ہی سے نہیں ہوتی، بلکہ اس عمر میں اپنے دین و دنیا اور انسانیت کی خدمت کے لیے جس مقدار میں انسان کارنامے انجام دیتا ہے، وہی اس کی حقیقی برکت ہے۔ لہذا بہترین شخص وہ ہے جس کی عمر کے لمبا ہونے کے ساتھ ساتھ اس کا عمل بھی اچھا ہو، اور بدترین شخص وہ ہے جس کی عمر کے لمبا ہونے کے باوجود اس کا عمل کسی کام کا نہ ہو۔ اور لوگوں میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو لوگوں کے لیے سب سے زیادہ نفع بخش ہو۔ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا: "یا رسول اللہ! سب سے بہتر شخص کون ہے؟ تو حضور ﷺ نے جواب میں فرمایا: جس کی عمر لمبی ہو اور اس کا عمل بھی اچھا ہو۔ پھر سوال کیا گیا: سب سے برا شخص کون ہے؟ تو جواب آیا:

جس کی عمر لمبی ہو پر اس کا عمل برا ہو"۔ ایک اور مقام پر ہمارے نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: "اللہ کو سب سے پیارا وہ شخص ہے جو لوگوں کے لیے سب سے زیادہ فائدہ مند ہو"۔

برادران اسلام!!

جس طرح سے شریعتِ اسلامیہ نے ہمیں وقت کی قدر کرنے پر ابھارا ہے، اسی طرح سے اس سے غفلت برتنے اور اسے ضائع کرنے سے منع بھی فرمایا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے: "وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ * وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ" "اور جو کچھ ہم نے تمھیں دے رکھا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) اس سے پہلے خرچ کرو کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے تو کہنے لگے اے میرے پروردگار! مجھے تو تھوڑی دیر کی مہلت کیوں نہیں دیتا؟ کہ میں صدقہ کروں اور نیک لوگوں میں ہو جاؤں * اور جب کسی کا مقررہ وقت آجاتا ہے پھر اسے اللہ تعالی ہرگز مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اللہ تعالی بخوبی باخبر ہے۔ (المنافقون:۱۰، ۱۱)

نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: "دو نعمتیں ایسی ہیں جس سے بہت سے لوگ فائدہ نہیں اٹھا پاتے: ایک صحت اور دوسرا خالی وقت"۔ اسی سلسلہ میں ایک اور حدیث نبوی ﷺ ہے: "قیامت کے روز بندے کو اپنی جگہ سے اس وقت تک ملنے نہیں دیا جائے گا جب تک اس سے چار چیزوں کے بارے میں سوال نہ کر لیا جائے: اس کی عمر کے بارے میں کہ کس چیز میں اسے بتایا، اس کی جوانی کے بارے میں کہ کس چیز میں اسے گزارا، اس کے مال کے بارے میں کہ کہاں سے کمایا اور کہاں لگایا اور اس کے علم کے بارے میں کہ کتنا اس پر عمل کیا"۔

کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو وقت چوری کر لیتا ہے، اور اگر وقت ان کو چوری نہ کرے تو وہ وقت کو قتل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ اپنا قیمتی وقت ایسے ہی خالی اکتاہٹ کے ساتھ گزار دیتے ہیں۔ اس میں نہ تو وہ اپنے دین کے لیے ہی کچھ کرتے ہیں اور نہ ہی دنیا کے لیے۔ ایسے ہی لوگوں کے لیے عبد اللہ بن

مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: میں کسی بھی آدمی کو خالی بیٹھے دیکھنا پسند نہیں کرتا کہ نہ تو وہ اپنی دنیا ہی کے لیے کچھ کرے اور نہ ہی اپنی آخرت کے لیے کچھ ہاتھ پیر چلائے۔

لہٰذا آج ہمیں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے وقت کو اس چیز میں لگائیں جو ہمیں، ہمارے معاشرے کو اور ہمارے ملک کو فائدہ پہنچائے، تاکہ کامیابی ہمارے قدم چومے، ترقی ہمارا مقدر بن جائے اور دنیا و آخرت کی بھلائی سے ہم سرخ رُو ہو سکیں۔

اے اللہ! ہمارے وقت میں اور ہماری عمر میں برکت عطا فرما!! آمین